

**Liberal Journal of Language & Literature Review**

**Print ISSN: 3006-5887**

**Online ISSN: 3006-5895**

<https://llrjournal.com/index.php/11>

دلائل نبوت کی تعبیرات: سیرت النبی ﷺ اور ضیاء النبی ﷺ کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

**Interpretations of the Evidences of Prophethood: A Comparative and Analytical Study of *Seerat-un-Nabi* ﷺ and *Zia-un-Nabi* ﷺ**



**Shehzada Bibi<sup>\*1</sup>, Dr. Waleed Khan<sup>2</sup>, Tayyaba Ashfaq<sup>3</sup>**

<sup>\*1,3</sup>MS Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot

<sup>2</sup>Lecturer Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University Sialkot

<sup>2</sup>[waleedkhan764110.wk@gmail.com](mailto:waleedkhan764110.wk@gmail.com)



Abstract

The evidences of Prophethood occupy an important place in the literature of Seerah because they provide a framework for understanding the truth of Prophethood through the Qur'an, Hadith, miracles, the character of the Prophet ﷺ, and the historical impact of his mission. This research comparatively examines the presentation of these evidences in Seerat-un-Nabi ﷺ and Zia-un-Nabi ﷺ. Particular attention is given to the relationship between transmitted reports and rational analysis, the treatment of prophetic miracles, and the ways in which the authors respond to questions arising from historical and modern intellectual contexts. The study also takes into account an important authorship distinction: the first two volumes of Seerat-un-Nabi ﷺ were written by Allama Shibli Nomani, while the remaining volumes were completed by Syed Sulaiman Nadvi after Shibli's death. The third volume, which deals extensively with the evidences and miracles of Prophethood, is therefore particularly associated with Nadvi's contribution. Zia-un-Nabi ﷺ, written by Pir Muhammad Karam Shah al-Azhari, represents a later style of Seerah writing in which traditional sources, historical discussion, rational explanation, literary expression and devotional sensitivity are brought together. The study concludes that both works share the fundamental objective of explaining the truth and significance of Prophethood, while differing in their emphasis, literary expression and methods of presenting evidence.

**Keywords:** Evidences of Prophethood, Dala'il al-Nubuwwah, Seerat-un-Nabi, Zia-un-Nabi, Shibli Nomani, Sulaiman Nadvi, Karam Shah al-Azhari, Seerah Studies.

تمہید

سیرت نبوی ﷺ اسلامی علوم میں محض تاریخی واقعات کے مطالعے کا نام نہیں۔ اس کا تعلق ایک ایسی شخصیت سے ہے جس کی زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر اور مسلمانوں کے لیے نمونہ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو اہل ایمان کے لیے اسوہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا [1]

سیرت نبوی ﷺ کے مطالعے میں دلائل نبوت کا موضوع اسی وجہ سے خصوصی اہمیت رکھتا ہے کہ نبوت کی صداقت کو سمجھنے کے لیے صرف تاریخی واقعات کافی نہیں ہوتے بلکہ ان واقعات کے باہمی تعلق، ان کے مصادر، ان کے دلائل پہلو اور رسول اللہ ﷺ کی پوری شخصیت کو سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اسلامی علمی روایت میں دلائل نبوت ایک مستقل موضوع کی صورت میں بھی سامنے آیا اور سیرت نگاری کے اندر بھی اس پر تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ قدیم اہل علم نے اس موضوع میں معجزات، پیشین گوئیوں، اخلاق انبیاء اور دیگر شواہد کو زیر بحث لایا، جبکہ جدید دور میں سیرت نگاری کے سامنے تاریخی تنقید، مستشرقین کے اعتراضات اور جدید ذہن کے سوالات بھی آ گئے۔

برصغیر میں علامہ شبلی نعمانیؒ کی سیرت نگاری اسی نئے علمی ماحول کا ایک اہم مظہر ہے۔ ان کے شروع کردہ منصوبے کو بعد میں سید سلیمان ندویؒ نے مکمل کیا۔ سیرت النبی ﷺ کی تیسری جلد خاص طور پر دلائل و معجزات کے مباحث کے لیے معروف ہے۔ دستیاب کتابی ریکارڈ بھی اس جلد کو سید سلیمان ندویؒ کی تصنیف کے طور پر درج کرتا ہے اور اس میں دلائل و معجزات کی تفصیلی بحث کی نشاندہی کرتا ہے۔ [2]

اس کے بعد اردو سیرت نگاری میں پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کی ضیاء النبی ﷺ سامنے آتی ہے۔ سات جلدوں پر مشتمل اس تصنیف میں سیرت کے واقعات کو روایتی مصادر کے ساتھ تاریخی اور فکری انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید مطالعات میں بھی اس کے علمی، تاریخی اور روحانی پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ [3]

زیر نظر تحقیق میں ان دونوں تصانیف کو دلائل نبوت کے موضوع کے حوالے سے سامنے رکھ کر یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دونوں میں دلائل نبوت کا دائرہ کیا ہے، معجزات کو کس انداز میں بیان کیا گیا ہے، روایت اور عقل کے درمیان کیا تعلق قائم کیا گیا ہے اور دونوں اسالیب سے معاصر سیرت نگاری کے لیے کیا رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے۔

#### **دلائل نبوت: مفہوم اور دائرہ بحث**

دلائل نبوت سے مراد وہ شواہد اور علامات ہیں جو کسی نبی کی صداقت اور اس کے دعوائے نبوت کی تائید کرتی ہوں۔ اس اصطلاح کو صرف معجزات تک محدود کرنا مناسب نہیں، کیونکہ اسلامی علمی روایت میں نبی کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر بحث آتے ہیں۔

ابن تیمیہؒ نے انبیوت میں آیات انبیاء اور ان کے دلائل پر گفتگو کرتے ہوئے دلائل نبوت کو ایسے شواہد اور علامات سے تعبیر کیا ہے جو انبیاء کی صداقت کے ساتھ لازم تعلق رکھتے ہیں:

"وهي الأدلة والعلامات المستلزمة لصدقهم"۔ [4]

اس تعریف کی روشنی میں دیکھا جائے تو دلیل نبوت کی اصل اہمیت اس کے غیر معمولی ہونے سے زیادہ اس بات میں ہے کہ وہ نبی کی صداقت پر کس طرح دلالت کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں انبیاء کے معجزات کے ساتھ ان کی دعوت، اخلاق اور کردار کا ذکر بھی ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل میں قرآن مجید بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ آپ ﷺ کی صداقت و امانت، اخلاق کریمانہ، دعوت کا اثر، آپ ﷺ کی پیشین گوئیاں اور مختلف معجزات بھی سیرت کے علمی مطالعے کا حصہ بنتے ہیں۔ اس وسیع مفہوم کے باعث دلائل نبوت کو سیرت سے الگ کر کے دیکھنا مشکل ہے۔ دراصل سیرت نبوی ﷺ کا مجموعی مطالعہ ہی ان دلائل کو ان کے تاریخی اور اخلاقی سیاق میں سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید اور معجزات انبیاء

قرآن مجید نے متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کا ذکر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے میں ارشاد ہے:

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ- [5]

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ- [6]

ان آیات سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ معجزہ اسلامی تصور نبوت میں ایک اہم دلیل ہے، تاہم اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وابستہ ہے۔ نبی معجزے کو اپنی ذاتی قدرت سے ظاہر نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ظاہر ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے حوالے سے احادیث میں بھی متعدد روایات ملتی ہیں۔ صحیح مسلم میں ایک سابق نبی کے واقعے کے ضمن میں سورج کے روک دیے جانے کا ذکر آتا ہے۔ [7] اس نوع کی روایات سے اسلامی تصور معجزہ کے بنیادی خدوخال سامنے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت اور اس کے مشن کے حوالے سے غیر معمولی امور ظاہر فرما سکتا ہے۔

سیرت النبی ﷺ اور شبلی نعمانی کا علمی مزاج

علامہ شبلی نعمانیؒ کی سیرت نگاری کو برصغیر کے اس علمی ماحول میں سمجھنا زیادہ مناسب ہے جس میں اسلامی تاریخ کو جدید تاریخی اصولوں کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ شبلیؒ کے سامنے ایک طرف کلاسیکی اسلامی مصادر تھے اور دوسری طرف جدید تاریخی فکر اور مستشرقین کی تحریریں۔ ان کا انداز یہ نہیں تھا کہ جدید سوالات سے صرف نظر کیا جائے۔ وہ تاریخی واقعات کے پس منظر، ان کے شواہد اور ان کے نتائج پر غور کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی علمی روایت میں سیرت نگاری کے ساتھ تاریخی شعور بھی پیدا ہوتا ہے۔ تاہم یہاں نسبت کے حوالے سے ایک بنیادی علمی احتیاط ضروری ہے۔ سیرت النبی ﷺ کو مکمل طور پر صرف علامہ شبلی نعمانیؒ کی کتاب کہنا درست نہیں۔ شبلیؒ نے اس منصوبے کی ابتدائی دو جلدیں مکمل کیں، جبکہ ان کے انتقال کے بعد سید سلیمان ندویؒ نے باقی کام کو آگے بڑھایا۔ ریختہ اور جامعاتی کتابی ریکارڈ بھی اس تقسیم کی تصدیق کرتے ہیں۔ [8]

یہ وضاحت اس تحقیق کے لیے اس لیے بھی اہم ہے کہ دلائل نبوت سے متعلق تفصیلی مباحث سیرت النبی ﷺ کی تیسری جلد میں موجود ہیں، جس کے مصنف کے طور پر سید سلیمان ندویؒ کا نام درج ہے۔ [9]

### سیرت النبی ﷺ میں دلائل نبوت کا منہج

سیرت النبی ﷺ کی تیسری جلد میں دلائل و معجزات کو ایک مستقل اور وسیع علمی موضوع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں نبوت کی حقیقت، وحی، ملائکہ، معراج، شق القمر، قرآن کے اعجاز اور دیگر معجزات جیسے مباحث شامل ہیں۔ [10]

اس جلد کی اہمیت صرف اس لیے نہیں کہ اس میں معجزات کی تعداد زیادہ ہے، بلکہ اس لیے بھی ہے کہ مصنف نے دلائل نبوت کے مسئلے کو ایک علمی بحث کے طور پر سامنے رکھا ہے۔ روایت کو نقل کرنے کے ساتھ اس کی نوعیت، اس کے دائرہ قبول اور اس سے پیدا ہونے والے سوالات پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔

یہاں روایت اور درایت کے درمیان ایک تعلق قائم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ روایت بنیادی مواد فراہم کرتی ہے، جبکہ درایت اس مواد کو سمجھنے اور اس کے دلائل پہلو واضح کرنے میں مدد دیتی ہے۔

یہ منہج خاص طور پر اس دور کے لیے اہم تھا جب مسلم علمی حلقوں کو ایسے سوالات کا سامنا تھا جو جدید تاریخی اور عقلی فکر سے پیدا ہو رہے تھے۔ اس لیے سیرت نگاری میں صرف واقعات کا بیان کافی نہیں تھا بلکہ ان کی علمی تعبیر بھی ضروری ہو گئی تھی۔

### شخصیت رسول ﷺ، بحیثیت دلیل نبوت

دلائل نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اخلاقی شخصیت کو الگ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی آپ کی صداقت و امانت اہل مکہ کے درمیان معروف تھی۔ بعثت کے بعد آپ ﷺ نے جس استقامت، صبر اور اخلاقی قوت کے ساتھ دعوت کا کام انجام دیا، وہ آپ کی شخصیت کے ایک مستقل پہلو کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس زاویے سے سیرت کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ نبوت کی صداقت صرف چند غیر معمولی واقعات سے وابستہ نہیں بلکہ ایک مکمل شخصیت اور ایک مسلسل دعوتی جدوجہد بھی اس کے فہم میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیرت نگاری میں اخلاق نبوی ﷺ، آپ ﷺ کی دعوت اور آپ ﷺ کے معاشرتی و تاریخی کردار کو دلائل نبوت کے وسیع تناظر سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

ضیاء النبی ﷺ کا علمی اور ادبی منہج

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کی ضیاء النبی ﷺ اردو سیرت نگاری کے ایک بعد کے مرحلے کی نمائندگی کرتی ہے۔ سات جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں سیرت کے واقعات کو مختلف اسلامی مصادر کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید علمی جائزوں میں بھی اس تصنیف کے قرآن، حدیث اور تاریخی مباحث کے امتزاج کو نمایاں کیا گیا ہے۔ [11]

ضیاء النبی ﷺ کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا متوازن اسلوب ہے۔ مصنف علمی بحث کرتے ہوئے قاری کی دینی اور روحانی کیفیت کو بھی سامنے رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے عبارت میں محض تاریخی معلومات نہیں رہتیں بلکہ سیرت کے واقعات ایک معنوی اور اخلاقی پس منظر کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہاں یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ کرم شاہؒ کے ہاں روایت اور عقل ایک دوسرے کی ضد نہیں بنائے گئے بلکہ دونوں کو سیرت کے فہم میں اپنی اپنی جگہ دی گئی ہے۔ البتہ ان کی تحریر میں محبت رسول ﷺ اور تعظیم کارنگ نسبتاً زیادہ نمایاں محسوس ہوتا ہے۔

ضیاء النبی ﷺ میں دلائل نبوت کی تعبیر

پیر محمد کرم شاہؒ کے ہاں دلائل نبوت کا تصور بھی وسیع ہے۔ قرآن مجید، احادیث، معجزات، اخلاقِ نبوی ﷺ، شواہد اور تاریخی واقعات مختلف مقامات پر اس موضوع سے جڑتے ہیں۔

معجزات کے بیان میں ان کا انداز روایتی بھی ہے اور توضیحی بھی۔ وہ واقعے کو نقل کرنے کے ساتھ اس کے مفہوم اور دلالت پر بھی گفتگو کرتے ہیں۔ اس طرح قاری کے سامنے صرف واقعہ نہیں آتا بلکہ اس کی مذہبی معنویت بھی واضح ہوتی ہے۔

یہاں جدید سائنسی تعبیر کے حوالے سے ایک احتیاط ضروری ہے۔ معجزات کو سائنسی نظریات کے ذریعے قطعی طور پر ثابت کرنے کی کوشش اسلامی علمی منہج کا بنیادی تقاضا نہیں۔ معجزہ اپنی اصل میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہونے والا غیر معمولی واقعہ ہے۔ اس لیے اس کے اثبات میں قرآن اور صحیح حدیث بنیادی ماخذ ہیں، جبکہ سائنسی یا عقلی گفتگو زیادہ سے زیادہ توضیحی حیثیت رکھ سکتی ہے۔

روایت، درایت اور تاریخی شعور

دونوں سیرتی تصانیف کا تقابلی مطالعہ یہ بات سامنے لاتا ہے کہ سیرت نگاری میں روایت اور درایت دونوں کی ضرورت رہتی ہے۔ صرف روایت جمع کرنے سے سیرت کا تحقیقی مطالعہ مکمل نہیں ہوتا اور صرف عقلی تعبیر پر اعتماد کرنے سے بھی اسلامی روایت کا اصل مزاج برقرار نہیں رہتا۔ تحقیقی سیرت نگاری کا ایک متوازن طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے روایت کے ماخذ اور درجہ صحت کو دیکھا جائے، پھر تاریخی سیاق کو سمجھا جائے اور اس کے بعد اس روایت کے مفہوم اور دلالت پر گفتگو کی جائے۔

اسی تناظر میں سیرت النبی ﷺ اور ضیاء النبی ﷺ دونوں اہم مثالیں فراہم کرتی ہیں، اگرچہ دونوں کی ترجیحات اور اسلوب میں فرق موجود ہے۔

### مستشرقین کے اعتراضات اور سیرت کا دفاع

جدید دور میں سیرت نگاری کا ایک اہم پہلو مستشرقین کی تنقید کا جواب دینا بھی رہا ہے۔ بعض مستشرقین نے وحی، معجزات، غزوات اور بعض تاریخی واقعات کے بارے میں ایسے سوالات اٹھائے جن کے جواب کے لیے روایتی مواد کے ساتھ تاریخی اور عقلی استدلال کی ضرورت محسوس ہوئی۔ شبلیؒ کے علمی ماحول میں یہ مسئلہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ بعد کے دور میں ضیاء النبی ﷺ میں بھی مغربی فکر اور مستشرقین کے بعض اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش ملتی ہے۔ ایک جدید علمی جائزے میں ضیاء النبی ﷺ کی آخری جلد کے حوالے سے گولڈزیہر، میور اور واٹ جیسے مستشرقین کے اعتراضات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ [12]

تاہم تحقیقی طور پر کسی بھی مستشرق کے موقف کو اس کے اصل متن سے الگ کر کے بیان کرنا مناسب نہیں۔ ہر اعتراض کو اس کے اصل سیاق میں دیکھنا اور پھر اسلامی مصادر کی روشنی میں اس کا جائزہ لینا زیادہ مضبوط تحقیقی طریقہ ہے۔

### دونوں تصانیف کا تقابلی جائزہ

دونوں کتابوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں دلائل نبوت کے حوالے سے کئی بنیادی اشتراکات موجود ہیں۔ قرآن مجید دونوں کے لیے مرکزی ماخذ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت، اخلاق اور دعوت کو بھی دونوں سیرتی روایتوں میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح معجزات کو بھی نبوت کی تائید کے اہم شواہد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فرق زیادہ تر اندازِ تعبیر میں سامنے آتا ہے۔ شبلیؒ اور سلیمان ندویؒ کی سیرت میں تاریخی و تحقیقی سوالات کی طرف توجہ زیادہ نمایاں ہے۔ اس کے مقابلے میں کرم شاہ الازہریؒ کے ہاں علمی گفتگو کے ساتھ ادبی حسن اور روحانی تاثیر بھی زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔

تاہم اس فرق کو دو متضاد مناجح کے طور پر دیکھنا مناسب نہیں۔ دونوں میں علمی تحقیق اور دینی وابستگی موجود ہے؛ فرق صرف اس بات کا ہے کہ کس پہلو کو اظہار میں نسبتاً زیادہ جگہ ملتی ہے۔

### معجزات کے مطالعے میں تحقیقی احتیاط

دلائل نبوت کے موضوع میں معجزات کا باب خاص حساسیت رکھتا ہے۔ اس لیے اس میں روایت کے انتخاب اور حوالہ دینے کے معاملے میں خصوصی احتیاط ضروری ہے۔ ہر منقول واقعہ یکساں درجے کا نہیں ہوتا۔ بعض روایات صحیح احادیث سے ثابت ہوتی ہیں، بعض کے شواہد مختلف مصادر میں ملتے ہیں اور بعض روایات تاریخی یا قصصی ذخیرے کا حصہ ہوتی ہیں۔ تحقیقی مقالے میں ان سب کو ایک ہی درجے پر رکھنا مناسب

نہیں۔ اسی طرح معجزے کو جدید سائنس کے کسی عارضی نظریے سے لازماً ثابت کرنے کی کوشش بھی علمی طور پر محتاط طریقہ نہیں۔ بہتر صورت یہ ہے کہ پہلے اسلامی مصادر میں اس واقعے کی حیثیت متعین کی جائے، پھر اگر ضرورت ہو تو جدید فکری سوالات کے تناظر میں اس کی توضیح کی جائے۔

### معاصر سیرت نگاری کے لیے رہنمائی

آج سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ ایک ایسے ماحول میں ہو رہا ہے جہاں معلومات بہت زیادہ ہیں لیکن مستند علمی مواد تک رسائی ہمیشہ آسان نہیں۔ سوشل میڈیا کے مختصر مواد نے سیرت کے بارے میں کئی ایسے تصورات بھی عام کیے ہیں جو تحقیق اور حوالہ کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ ایسے ماحول میں سیرت کے مطالعے کے لیے دو چیزیں خاص طور پر اہم ہیں :

### ماخذ کی صحت اور تعبیر میں اعتدال۔

شبلی اور سلیمان ندویؒ کی علمی روایت سے تاریخی تحقیق، ماخذ شناسی اور سوالات کو علمی انداز میں لینے کی تربیت حاصل کی جاسکتی ہے، جبکہ ضیاء النبی ﷺ سے یہ سبق ملتا ہے کہ علمی بحث کو سیرت کے روحانی اور اخلاقی پہلو سے جدا کیے بغیر بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

اس لیے معاصر سیرت نگاری کے لیے شاید زیادہ مناسب راستہ یہ ہے کہ تحقیق اور محبت، روایت اور درایت، تاریخی شعور اور اخلاقی تربیت کو ایک دوسرے کے مقابل رکھنے کے بجائے باہم مربوط کر کے دیکھا جائے۔

### خلاصہ تحقیق

دلائلِ نبوت کا مطالعہ دراصل نبوتِ محمدی ﷺ کی صداقت کو مختلف شواہد کے مجموعے میں سمجھنے کا نام ہے۔ اس میں معجزات اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن قرآن، اخلاقِ نبوی ﷺ، دعوت، شخصیت اور تاریخی اثرات بھی اس دائرے کا حصہ ہیں۔

سیرتِ النبی ﷺ اور ضیاء النبی ﷺ دونوں نے اس موضوع کو اپنے اپنے علمی اور ادبی مزاج کے مطابق پیش کیا ہے۔ سیرتِ النبی ﷺ کے منصوبے میں شبلی نعمانیؒ کا تحقیقی اور تاریخی رجحان بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جبکہ سید سلیمان ندویؒ نے اس منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے دلائل و معجزات پر مستقل اور مفصل بحث کی۔ دوسری طرف پیر کرم شاہ الازہریؒ نے سیرت نگاری کو ایک ایسے اسلوب میں پیش کیا جس میں علمی تحقیق کے ساتھ محبتِ رسول ﷺ اور روحانی تاثیر بھی نمایاں ہے۔

اس تقابلی مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دونوں تصانیف کو صرف ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر دیکھنے کے بجائے سیرت نگاری کی دو باہم معاون علمی جہتوں کے طور پر پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ ایک طرف تحقیق، تاریخی شعور اور تنقیدی مطالعہ ہے، دوسری طرف علمی گفتگو کے ساتھ روحانی اور اخلاقی تاثیر۔ معاصر سیرت نگاری میں ان دونوں پہلوؤں کے متوازن امتزاج سے زیادہ مؤثر علمی کام سامنے آسکتا ہے۔

### نتائج تحقیق

1. دلائل نبوت کا دائرہ صرف معجزات تک محدود نہیں بلکہ قرآن، اخلاقِ نبوی ﷺ، دعوت، شخصیت اور دیگر شواہد بھی اس میں شامل ہیں۔
2. سیرت النبی ﷺ ایک مشترکہ علمی منصوبہ ہے جسے علامہ شبلی نعمانی نے شروع کیا اور ان کی وفات کے بعد سید سلیمان ندوی نے مکمل کیا۔
3. دلائل و معجزات سے متعلق تفصیلی بحث سیرت النبی ﷺ کی تیسری جلد میں موجود ہے، جس کی نسبت سید سلیمان ندوی کی طرف کی جاتی ہے۔ [2]
4. سیرت کے تحقیقی مطالعے میں روایت کے ساتھ درایت اور تاریخی سیاق کی رعایت بھی ضروری ہے۔
5. ضیاء النبی ﷺ میں علمی، تاریخی اور روایتی مواد کے ساتھ ادبی اور روحانی اسلوب بھی نمایاں ہے۔
6. دونوں تصانیف میں رسول اللہ ﷺ کی ذات، اخلاق اور دعوت دلائل نبوت کے وسیع مفہوم میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔
7. معجزات کے مطالعے میں صحیح اور غیر صحیح روایات کے درمیان امتیاز قائم کرنا ضروری ہے۔
8. جدید سائنسی نظریات کو معجزات کے بنیادی ثبوت کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے قرآن و حدیث کو اصل ماخذ سمجھنا زیادہ محتاط تحقیقی رویہ ہے۔
9. دونوں تصانیف سے معاصر سیرت نگاری میں تحقیق اور روحانی تاثیر کے امتزاج کے لیے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

**حواشی و حوالہ جات**

- [1] القرآن الکریم، سورۃ الاحزاب، 21:33۔
- [2] سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، جلد سوم، اعظم گڑھ: مطبع معارف، 1923ء۔ دستیاب قدیم کتابی ریکارڈ میں مصنف سید سلیمان ندوی، سن اشاعت 1923ء اور جلد سوم درج ہے: کتاب کے تعارف میں اسی جلد کو دلائل و معجزات سے متعلق قرار دیا گیا ہے۔
- [3] محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ﷺ، سات جلدیں، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ضیاء النبی کے سات جلدوں پر مشتمل ہونے کی تصدیق جدید علمی جائزے اور کتابی ریکارڈ سے بھی ہوتی ہے۔
- [4] احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، النبوات، فصل: فی آیات الانبیاء وبراہینہم۔
- [5] القرآن الکریم، سورۃ الشعراء، 26:45۔
- [6] القرآن الکریم، سورۃ آل عمران، 3:49۔
- [7] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث 1747۔
- [8] علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ؛ نیز جلد سوم کے کتابی ریکارڈ میں دونوں نام بطور اصل کام / معاونت درج ہیں، جبکہ تعارف میں واضح کیا گیا ہے کہ شبلیؒ نے دو جلدیں مکمل کیں اور بعد کی جلدیں سید سلیمان ندویؒ نے مکمل کیں۔
- [9] سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، جلد سوم، مطبع معارف، اعظم گڑھ، 1923ء۔
- [10] ایضاً۔ جلد سوم کے دستیاب کتابی تعارف میں دلائل و معجزات کے تفصیلی بیان کی تصریح موجود ہے۔
- [11] محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ﷺ، سات جلدیں، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ایک حالیہ علمی جائزے میں اس تصنیف کو قرآن، حدیث اور تاریخی تجزیے کو یکجا کرنے والی جامع اردو سیرت قرار دیا گیا ہے۔

[12] Faraz Mansoor, "Book Review: Zia-un-Nabi by Justice Muhammad Karam Shah al-Azhari," *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, Vol. 4, No. 2 (2025), pp. 87–90.